خطاب گنبد خضریٰ کانفرنس 1995

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز ساتھیو! السلام علیکم،

بڑی خوشی ہورہی ہے کہ حضور پاک ﷺ کے پروانے کسی نہ کسی بہانے سے ہر جگہ حضور پاک ﷺ کی مدح سرائی میں مصروف ہیں۔ کہیں محفل میلاد ہورہی ہے، کہیں میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکالے جارہے ہیں اور کہیں گنبد خضریٰ (کے پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں)۔ ان چیزوں سے مسلمانوں میں حضور پاک ﷺ کا عشق پیدا ہورہا ہے۔ اور انہی چیزوں کو ابھی ہم نے بیرونِ ممالک میں دیکھا ہے۔ ہمارے علماء بیرونِ ممالک میں پہنچے، اُنہوں نے وہاں بھی ایسی محفلیں سجانا شروع کردیں۔

پچھلے سال مانچسٹر میں ایک بہت بڑا عید میلاد النبی کا جلوس نکلا۔ لیکن کچھ منفی عالم بھی وہاں پہنچ گئے۔ اُنہوں نے لوگوں کو بہکایا کہ یہ بدعت ہورہی ہے۔ یہ ...... یارسول اللہ کررہے ہیں، یہ تم اُلٹا گناہوں میں پھنس رہے ہو۔ اب وہ لوگ بڑے پریشان ہیں۔ کہیں بشر کا جھگڑا کہیں نور کا جھگڑا۔

جرمنی میں میرا جانے کا اتفاق ہوا تو مسلمانوں نے سُنا، وہ آ گئے۔ ایک کہنے لگے کہ ہماری مسجد میں خطاب کرو دوسرے کہنے لگے ہماری مسجد میں خطاب کرو۔ تو ہم نے کہا بہتر ہے کہ ایک ہی مسجد میں سارے اکٹھے ہو جائیں۔ کہنے لگے نہیں، ہم ایک دوسرے کی مسجد میں نہیں جاتے۔ کیوں نہیں جاتے؟؟ کہنے لگے ہمارا دین کچا تھا، ہمیں تو مذہب کا پتہ ہی نہیں تھا، پاکستان سے علماء ادھر آتے ہیں ہم کو لڑا کے چلے جاتے ہیں۔ وہ واپس چلے جاتے ہیں ہم لڑتے رہتے ہیں۔ اب پتہ نہیں تم کیا کہنے آئے ہو؟ ہمیں پہلے یہ بتاؤ کہ تم سنی ہو شیعہ ہو وہابی ہو؟ پھر ہم کوئی فیصلہ کریں۔ ہم نے کہا نہ سُنی ہیں، نہ شیعہ ہیں، نہ وہابی ہیں۔ کہنے لگے پھر کیا قادیانی ہو؟ ہم نے کہا قادیانی بھی نہیں ہیں۔ کہا پھر کیا ہو؟ ہم نے کہا بس اُمتی ہیں۔ کہنے لگے کہ اُمتی کیا ہوتا ہے؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے جس میں نور ہو وہ اُمتی ہوتا ہے۔ جب اُمتی سے نور نکلنا شروع ہو جاتا ہے تو وہ سنی شیعہ وہابی بن جاتا ہے۔ اگر تم دوبارہ اپنے دِلوں میں نور حاصل کرلو تو کبھی نہیں کہو گے کہ میں سنی ہوں میں شیعہ ہوں میں وہابی ہوں۔ یہی کہو گے بس اُمتی ہو تمہارا یارسول اللہ۔

(ہم نے) پوچھا، تم میں آپس میں لڑائی کیا ہے؟ کہنے لگے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور پاک بشر ہیں۔ تو ہم نے کہا اس میں ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ کو افضل البشر بھی تو کہا گیا ہے نا۔ کہنے لگے نہیں، افضل البشر کا مطلب یہ ہے کہ جتنے بھی بشر ہیں آپ ﷺ اُن سے افضل ہیں کیونکہ بشر اللہ کا خلیفہ ہے۔ آپ ﷺ خلیفے سے بھی افضل ہیں تو پھر جو خلیفے سے افضل

ہوگا وہ اللہ نہیں ہوگا تو اُس سے جدا بھی نہیں ہوگا۔ بات تو پھر بھی معقول ہی تھی۔ دوسروں سے پوچھا کہ تمہیں کیا اختلاف ہے ؟ وہ کہنے لگے کہ یہ کہتے ہیں کہ حضور پاک نور ہیں۔ ہمیں اس سے اختلاف ہے۔ ہم نے کہا اس میں کیا ہرج ہے اگر وہ نور کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی کہا ہے کہ میں ظاہر میں تم کو نور بھیجا ہے ہدایت کیلئے۔ وہ کہنے لگے نہیں جو نور ہوتا ہے اُس کی اولاد نہیں ہوتی ہے۔ اللہ نور ہے، فرشتے نوری ہیں۔ اُن کی اولاد نہیں ہے۔ ان (ﷺ) کی اولاد ہے تو یہ نوری نہیں ہیں۔ اب ان کی دلیل بھی معقول تھی اُن کی دلیل بھی معقول تھی۔ اب یہ ایک راز سربستہ ہے۔ اگر اس کو کھول دیا جائے تو نہ اُن کو کوئی اختلاف رہے گا نہ اِن کو کوئی اختلاف رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس راز کو کھولا جائے۔

ایک دِن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں اپنے آپ کو دیکھوں تو سہی میں کیسا ہوں۔ شکل میری کیسی ہے؟ جس طرح آدمی کبھی اپنی صورت دیکھتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کو بھی خیال آیا کہ میں بھی اپنے آپ کو دیکھوں کہ میں کیسا ہوں۔ خیال آیا تو سامنے جو عکس پڑا وہ ایک صورت بن گئی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی شکل پہ بنایا۔ سامنے عکس پڑا، وہ صورت وہ ایک روح بن گئی۔ جب وہ روح بن گئی، اللہ اُس پہ عاشق وہ اللہ پہ عاشق۔ تب کسی نے کہا خود عشق، خود عاشق، خود معشوق۔ ہاں! وہ خود ہی عشق ہی ہے تو خود ہی عاشق بھی ہے اور خود ہی معشوق ہے۔

اب جو اللہ کا دین ہے وہ یہاں سے چلا ہے۔ اللہ کا دین کوئی نماز روزہ نہیں ہے، اللہ کا دین عشق ہے۔ اُس کے دین کی ابتداء اُس دِن سے شروع ہوگئی۔ اب اللہ نے اُس روح کی تعظیم کے لئے فرشتے بنائے، روحیں بنائیں، زمین و آسمان بنائے۔ حدیث شریف میں ہے: اے میرے حبیب آپ بھیجنا نہ ہوتا تو زمین و آسمان ہی نہ بناتا۔ جو کچھ بنایا گیا حضور پاک ﷺ کے لئے ہی بنایا گیا۔

اب آپ ﷺ کو تو صرف اس دُنیا میں بھیجنا تھا۔ دُنیا میں بھیجنے کے لئے پھر کیا کیا؟ جنت میں ایک درخت ہے اُس کا نام ہے شجرۃ النور، اُس کا بیج آپ ﷺ کی والدہ کو کھلایا گیا۔ اُس بیج کی پرورش آپ ﷺ کی والدہ کے شکم میں ہوئی۔ اور وہ بیج انسانی خاصیت اختیار کر گیا۔ پھر جب وہ بیج بڑھا اُس میں وہ روح جو اللہ کا عکس تھا وہ ڈالی گئی۔ جب وہ روح ڈال دی گئی تو پھر وہ شجرۃ النور اور وہ (ﷺ) نور۔ اب نو سال کی عمر میں آپ ﷺ کا سینہ چاک ہوا، آپ ﷺ کے سینے میں جسہ توفیق الٰہی ڈالا گیا جس نے اللہ اللہ کرنی شروع کر دی۔ یعنی اسم ذات (اللہ) نو سال کی عمر میں آپ ﷺ کو عطا ہوا۔ اُس کے بعد پھر اللہ نے آپ ﷺ اپنے پاس بلا لیا، شب معراج میں۔ پھر نور نور کے سامنے گیا۔ پھر نور ''نور علیٰ نور'' ہوگئے۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں خواب میں دیدار کیا ہوگا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اُٹھائے جا سکتے ہیں، ادریس علیہ السلام کو فرشتے لے گئے وہ بھی ابھی (عالم) ملکوت میں ہی ہیں، تو حضور پاک ﷺ نہیں جا سکتے ؟؟

اس دُنیا میں دو فرشتے آئے ہاروت اور ماروت۔ جب اُن میں نفس ڈالا گیا تو اُنہوں نے بھی زہرہ سے شادی کرنے کی خواہش کری۔ اگر وہ شادی کر لیتے تو بچے تو ہو ہی جاتے نا۔ اُس وقت لوگ اُن کو بشر ہی کہتے تھے ہاروت و ماروت کو لیکن اب کہتے ہیں کہ دو فرشتے انسانی شکل میں آئے تھے۔ اسی طرح یہ نور بشر کی شکل میں آیا۔

اب آپ کے جسم میں کچھ اور چیزیں بھی ڈالی گئیں جن کو لطائف بولتے ہیں۔ اُن لطائف میں ایک لطیفہ نفس ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے جسم میں ڈالا گیا۔ آپ ﷺ کا جسم نورانی تھا، وہ بھی نور ہو گیا۔ اب آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ایک جن بھی پیدا ہوتا ہے۔ اصحابہ نے پوچھا: آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پیدا ضرور ہوا تھا لیکن وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کے جسم میں تو نور تھا وہ (نفس) نور ہو گیا۔ اب جو عام آدمی ہے اُس کے جسم میں نور ہی نہیں ہے تو اُس کا نفس کیسے نور ہوگا۔ یہ جو گوشت ہے یہ ناپاک نہیں ہے۔ اس کے اندر جو روحیں ڈالی گئیں، لطائف ڈالے گئے وہ بھی ناپاک نہیں ہیں۔ لیکن جب اس کے اندر نفس آیا تو یہ جسم ناپاک ہوا۔ بلھے شاہ فرماتے ہیں:

اس نفس پلیت نے پلیت کیتا اساں مُنڈھوں پلیت نہ ھاسے

ہم کوئی پلید نہیں تھے لیکن جب یہ نفس آیا تو ہم ناپاک ہو گئے۔

نبیوں کے نفس مطمئنہ ہیں۔ وہ انسانی شکل میں ہیں لیکن عام آدمیوں کے نفس ناپاک ہیں، کتوں کی طرح ہیں۔ اُن کی شکلیں کتوں کی طرح ہیں۔ وہ کتے موجود ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے: جس گھر میں کتا ہوگا اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اس نفس کتے نے کہا میں نہیں وہ (جانور) کتا، مجھے نہیں کہا گیا اُسی (جانور کتے) کو کہا گیا ہے۔ وہ کتا (جانور) تو آدم علیہ السلام کے لئے جنت میں بنایا گیا تھا۔ آج تک وہ حفاظت کر رہا ہے۔ گھر میں ہوگا تو حفاظت کرے گا اگر گلی کے کونے میں باندھا ہوگا تو کیا حفاظت کرے گا۔ وہ کتا (جانور) نہیں یہ کتا (نفس)۔ یہ (ناف کے مقام پر) اس کا گھر ہے، جس کے اندر یہ کتا ہے جس کو نفس امارہ بولتے ہیں وہ ناپاک ہے۔

حدیث شریف میں ہے کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔ وہ.........جن کے نفس کتے ہیں۔ واقعی وہ قرآن پڑھتے ہیں قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔ مجدد (حضرت مجدد الف ثانیؒ) صاحب فرماتے ہیں: مبتدی کو چاہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے (مکتوب مجدد الف ثانی)۔ قرآن اُن لوگوں کے قابل نہیں ہے جن کے نفس کتے ہیں۔ اپنے نفس کو ذکر سے پاک کرے۔ جب نفس پاک ہو جائے پھر قرآن پڑھے۔ اُس وقت ایک لمحہ فکر یہ سو سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اب رہا سوال وہ نفس پاک کیسے ہو؟ جب تک نفس پاک نہیں ہوتا تمہاری کوئی عبادت اندر ٹھہرتی ہی نہیں ہے۔ اگر تمہارے اندر وہ کتا ہے تو

یقین کرو جس طرح ایک دربار بنالیا، کلمہ لکھ لیا، جھنڈے لگا دیئے اندر کافر بٹھا دیا۔ دھوکہ ہے نا؟ اسی طرح باہر سے تسبیحیاں ہیں، نمازیں ہیں، داڑھیاں ہیں لیکن اندر وہ کتا کافر بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سخت، زبردست، اپنے آپ سے دھوکہ ہے۔

اب اُس نفس کو کیسے پاک کیا جا سکتا ہے؟ جب تک نفس پاک نہیں ہوگا کوئی منزل ملے گی ہی نہیں۔ انسانیت کی منزل بھی نہیں ملے گی۔ کیونکہ جیسا اُس کا نفس ہوتا ہے باطن والوں کو وہ ویسا ہی دکھتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت رابعہ بصری نے اپنے غلام سے کہا کہ تیل لے آ لیکن کسی انسان سے لینا۔ وہ کہنے لگا مجھے تو سارے ہی انسان لگتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنا ایک بال دیا کہ اس بال کی گولائی میں دیکھ لینا۔ جو انسان نظر آئے اس بال کی گولائی میں اُس سے تیل لینا۔ وہ سارا دِن گھومتے رہے۔ کوئی گدھا نظر آ رہا ہے، کوئی کتا نظر آ رہا ہے۔ بڑی مشکل سے ایک آدمی انسان نظر آیا اور اُس سے تیل خریدا۔ اُس کا نفس پاک تھا۔

شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک عورت ننگی گھومتی۔ لیکن جب شاہ عبدالعزیز کو دیکھتی تو پردہ کر لیتی۔ خلیفہ کہتا ہے کیا وجہ آپ بڈھے بھی ہیں آپ سے یہ پردہ کر لیتی ہے ہم جوان بھی ہیں ہمارے سامنے ننگی گھومتی رہتی ہے؟ شاہ عبدالعزیز نے فرمایا یہ انگوٹھی لے جاؤ۔ اب جب وہ عورت آئے تو پہن لینا پھر تمہیں راز کا پتہ چلے گا۔ جب وہ عورت آئی تو اُنہوں نے وہ انگوٹھی پہنی۔ دیکھتے ہیں سب انسانوں میں کوئی کتا ہے کوئی گدھا ہے کوئی بیل ہے۔ اپنے آپ کو دیکھا........بکرا۔ صرف عبدالعزیز اور وہ عورت انسان نظر آئے۔ اُس وقت شاہ عبدالعزیز نے کہا وہ کہتی ہے مجھے سارے جانور نظر آتے ہیں میں پردہ کس سے کروں؟

اب یہ نفس پاک کیسے ہو؟ یہ باہر کی نماز روزے اُس تک نہیں پہنچتے۔ وہ تو اندر ہے، وہ تو نسوں میں ہے، تم باہر سے اُس کو ڈنڈے مار رہے ہو۔ یہ نماز روزہ اتنا ہے کہ بس ڈنڈے اُس کو مارے سانپ کو لیکن اندر وہ دبکا ہوا ہے۔ جب ڈنڈے چھوڑے تو وہ باہر نکل آئے۔ جب تک اُس تک ہتھیار نہیں پہنچے گا تو کیسے باہر آئے گا؟

اب اُس کو پاک کیسے کرتے ہیں؟ اس کے کئی طریقے ہیں۔ کچھ لوگ جنگلوں میں چلے گئے۔ روزے رکھنے شروع کیے۔ بھوک پیاس کاٹی، اُس کو نفسانی غذا نہیں دی، ذکر وغیرہ کی غذائیں دیں، نمازیں (پڑھیں)۔ لیکن وہ بہت مشکل ہے۔ اُس میں کوئی کوئی کامیاب ہوتا ہے اور کوئی کوئی جنگلوں میں جاتا ہے۔ اور ایک اور طریقہ جو شہریوں کیلئے ہے۔ شہریوں کو بھی ضرورت ہے نفس پاک کرنے کی۔ جو شہریوں کے لئے طریقہ ہے اُس کے لئے اُن کو کہیں سے ذکرِ قلب ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ ذکرِ قلب کیا ہوتا ہے؟

اب کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں نور ہے۔ کہتے ہیں نا؟؟ ایک سکھ کہنے لگا میں تمہارا عالم رہ کے آیا۔ میں تمہارے بچوں کو قرآن پڑھاتا رہا۔ اگر قرآن میں نور ہوتا تو میں نوری کیوں نہ ہوا؟ ایک عیسائی بول اُٹھا میں شب و روز اس قرآن کا مطالعہ کرتا

ہوں،نوری میں بھی نہیں ہوا۔ ہم نے کہا تم نے دِل سے نہیں پڑھا۔وہ کہنے لگے چلو ہم نے دِل سے نہیں پڑھا تمہارے مسلمان تو دِل سے پڑھتے ہیں وہ نوری کیوں نہیں ہوئے؟ اگر وہ سارے نوری ہو جاتے تو ایک دوسرے کو کافر منافق کیوں کہتے؟ واقعی اُس نے صحیح کہا۔کسی کسی کو قرآن سے نور حاصل کرنے کا طریقہ آتا ہے،ہر کوئی قرآن سے نور حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

جس طرح بادل بادل سے ٹکراتے ہیں بجلی بنتی ہے،لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے چنگاری نکلتی ہے،قرآن کی آئتیں جب آئتوں سے ٹکراتی ہیں تو نور بنتا ہے۔اب قرآن پڑھنے والوں سے پوچھو تم نے کبھی آئتوں کو آئتوں سے ٹکرایا ہے؟ اور جن لوگوں نے ٹکرایا وہ عامل بن گئے۔کچھ لوگ تسبیحوں کے ذریعے، یہ جو تسبیح ٹک ٹک کرتی ہے، اس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں اللہ اللہ کا رگڑا دیتے ہیں۔ایک سوا ایک مرتبہ اللہ اللہ ہوتی ہے تو نور کی معمولی سی چنگاری اُٹھتی ہے، معمولی سی۔ لیکن یہ کیا کرتے ہیں کہ دس بارہ دفعہ اللہ اللہ کری تو پوچھتے ہیں بھئی کیا حال ہے،خیریت ہے؟ وہ تسلسل ٹوٹ گیا اب نور کیسے بنے گا؟ کچھ لوگوں نے پھر وہ راہ سیکھ لیا کہ یہ جو دِل کی دھڑکن ہے یہ بھی تسبیح ہے۔دِل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملانا شروع کردی۔جب وہ دِل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ کا رگڑا لگا تو پھر وہ اندر نور بننا شروع ہو گیا۔پھر وہ نور باہر نہیں نکلا،انگلیوں میں نہیں گیا، نسوں میں چلا گیا۔جب نسوں میں گیا تو نسوں سے پھر وہ خون میں گیا۔خون سے پھر وہ روحوں تک پہنچا۔جب روحوں تک پہنچا تو روح نے اللہ اللہ کرنا شروع کردی۔پھر جب روح نے اللہ اللہ کرنا شروع کردی تو پھر تم قبر میں بھی چلے جانا تو وہاں بھی روح اللہ اللہ کرتی رہے گی۔یوم محشر میں بھی یہ روح اللہ اللہ کرتی رہے گی۔

پھر اُس وقت کیا ہوگا کہ وہ نور، اللہ اللہ کا نور، تمہارے دِل میں جمع ہو جائے گا۔جب اُن نسوں میں نور جائے گا تو جہاں نفس ہے تو اُس کو نور گھیر لے گا۔چاروں طرف سے اُس کی غذا بند ہو جائے گی۔پھر بحالت مجبوری اُس کو کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ کلمے کے اثر سے کالا کتا تھا پھر سفید کتا ہو گیا۔پھر کلمے کے اثر سے اُس کی شکل بیل کی طرح ہوگئی۔پھر بکرے کی طرح ہوگئی۔پھر ایک دِن اُس کی شکل تمہاری طرح ہوگئی۔پھر اُس کو پکڑ کر حضور پاک ﷺ کی محفل میں لے گئے۔حاضرین اور حضور پاک ﷺ عش عش کر اُٹھے کہ آفرین ہے اس کے اوپر اور اس کے مُرشد کے اوپر کہ جس نے کتے کو پاک کیا،انسان بنایا،میری محفل میں لے آیا۔اُس وقت حضور پاک ﷺ اُس کو مرتبہ ارشاد دیتے ہیں۔اُس وقت اُس کی رسائی اُدھر ہو جاتی ہے۔اس کو اب معارف کہتے ہیں۔وہ پہلا عارف ہے اب اس کو معارف کہتے ہیں جو حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ گیا۔

اب معارف دیکھتا ہے،کیونکہ اس کا نفس وہاں پہنچا ہے خود نہیں پہنچا،خود جسم اِدھر (دُنیا میں) ہے۔اب وہ جو عارف ہیں اُن کے جسم وہاں پہنچ گئے ہیں حضور پاک ﷺ کے پاس۔اب یہ معارف دیکھتا ہے کہ کتنے خوش نصیب ہیں جسم سمیت

حضور پاک ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ اتنے میں حضور پاک کسی سے بات کرتے ہیں۔ اب عارف پوچھتے ہیں: آپ کس سے بات کر رہے ہیں، ہم کو تو نظر نہیں آرہا۔ فرماتے ہیں اُس سے بات کر رہا ہوں جس کا جسم مخلوق میں اور یہ روح، نفس کی روح، میرے پاس ہے۔ اور وہ (عارف) کہتے ہیں: کتنا خوش نصیب ہے اُدھر بھی موجود ہے اور اِدھر بھی موجود ہے۔ اتنے میں نماز کا وقت آتا ہے۔ حکم ہوتا ہے کہ یہ جو ظاہری ولایت والے ہیں وہ ظاہر میں جا کے نماز پڑھیں ورنہ ولایت سلب ہو جائے گی۔ اُس روحانی کی نماز اُس لطیفہ نفس کے ذریعے حضور پاک ﷺ کے پیچھے ہوتی ہے۔ ایک رکعت بھی حضور پاک ﷺ پیچھے مل جائے تو ہزاروں رکعتوں سے بہتر ہے۔

اب اُدھر حضور پاک ﷺ کی طرف رسائی ہوگئی۔ اب باقی اللہ رہ گیا۔ اب وہ جو اللہ اللہ کرتا تھا، اللہ اللہ کا نور اُس کے دِل میں جمع ہو گیا۔ ایک حدیث شریف میں ہے: یہ جو ظاہر ہے یہ باطن کی نقل ہے۔ ظاہر میں بجلی کا نظام ہے اور باطن میں نور کا نظام ہے۔ یہاں موبائل پڑا ہے، بجلی ہے اُس میں۔ اُس کی لہریں یہاں سے اُٹھتی ہیں امریکہ پہنچ جاتی ہیں۔ اگر بجلی کی لہریں یہاں سے اُٹھتی ہیں اور امریکہ پہنچ جاتی ہیں۔ اگر کہیں نور ہوگا تو اُس کی لہریں اُٹھیں گی تو وہ کہاں پہنچیں گی۔ نور کی لہریں وہاں سے اُٹھیں گی عرش معلیٰ تک پہنچ جائیں گی۔ اب صرف عرش معلیٰ سے رابطہ ہوا، بات چیت نہیں ہے۔ جس طرح امریکہ سے فون مل گیا۔ اب بات چیت کیا ہوگی؟ جب حضور پاک ﷺ شب معراج میں گئے اللہ تعالیٰ نے تحفہ دیا نا۔ یہ نمازیں تحفہ ہیں کہ یہ اپنی اُمت کو دے دینا۔ یہ تحفے وہ مجھے بھیجیں گے۔ میں اُن کو یاد رہوں گا وہ مجھے یاد رہیں گے۔ اب وہ تحفے نیچے (زمین پر) آگئے۔ اب تحفوں کو اوپر بھیجنے کیلئے ٹیلیفون چاہیے۔ اگر آپ کے اندر وہ نوری ٹیلیفون نہیں ہے تو آپ کے تحفے یہیں ہیں، اوپر نہیں جا رہے ہیں۔ اس کو نماز صورت بولتے ہیں۔ صورت کا مطلب ہے کہ جس طرح تمہارا عکس ہے۔ اب عکس، تمہارے فوٹو، سے کیا حاصل ہوگا۔ یہ نماز صورت ہے۔ اگر نماز مومن کا معراج ہے تو ولی تو اُس سے اگلی چیز ہے نا۔ مومن کی آواز عرش معلیٰ تک پہنچتی ہے تو ولی ان روحوں کے ذریعے بذاتِ خود وہاں پہنچ جاتا ہے۔

جب تمہارے اندر اللہ اللہ شروع ہو جائیگی تو تمہارے اندر اور بھی مخلوقیں ہیں روحیں ہیں جس طرح جن اور فرشتے ہیں اس طرح وہ روحیں ہیں۔ تمہارے اندر سات روحیں ہیں، باقاعدہ حدیث شریف میں اُن کے نام ہیں، قلب، روح، سری، خفی، اخفیٰ، انا، نفس۔ نو اُن کے خلیفے ہیں، باڈی گارڈ۔ سولہ چیزیں تمہارے اندر ہیں۔ جب اُن میں نور جائے گا تو وہ سولہ چیزیں اللہ اللہ کرنا شروع کر دیں گی۔ اس جسم میں یا اللہ ہوگا، اگر اللہ نہیں ہے تو پھر شیطان ہوگا۔ اب اگر تمہارے دِل میں نور نہیں ہے تو تمہارے دِل میں شیطان ہے۔ اور یقین کرو، جو قلبی اللہ اللہ نہیں کرتے اُن کے دِلوں میں شیطان ہے۔ اُن کو یہ بات بری

لگی ہوگی لیکن ہم دلیل دیتے ہیں۔ جب وہ نماز پڑھتے ہیں، وہ سوچنا نہیں چاہتے، اُن کو ایسے ایسے وسوسے آتے ہیں جو وہ سوچنا ہی نہیں چاہتے۔اس کا مطلب ہے وہ نہیں سوچنا چاہتے لیکن (پھر بھی) اُن کے دِل میں وسوسے آتے ہیں۔ پھر وہ شیطان ہی ڈالتا ہے نا۔اُن کی نماز خراب کرنے آتا ہے نا؟ تو شیطان ہے نا۔

اب دوسرا اس کا ثبوت ہے۔آپ ذکر کے حلقے میں بیٹھ جائیں وسوسہ نہیں آئے گا۔آپ اللہ ھو میں لگ جائیں آپ کو وسوسہ نہیں آئے گا اُلٹا مستی آئے گا۔کیا وجہ؟ مستی کیوں آئے گی؟ کیونکہ جس طرح کوا تیر سے بھاگتا ہے اس طرح شیطان اللہ ھو سے بھاگتا ہے۔اللہ ھو سے شیطان بھاگتا ہے لیکن جب تم ذکر چھوڑو گے تو پھر واپس آجائے گا نا۔اگر تمہارے اندر ہی حلقہ بن جائے تو؟ وہ جو تمہارے اندر کی مخلوقیں ہیں وہ اللہ اللہ کرنا شروع کر دیں تو؟ تو پھر یہی مسجد، یہی کعبہ، یہی گل و گلزار جنت ہے۔

اب تمہاری نماز اس مسجد میں ہے، تمہاری نماز خانہ کعبہ میں ہوگی۔لیکن ان کے خانے کعبے کوئی اور ہیں۔ یہ (روحیں) جب جوان ہو جاتی ہیں، ان کا خانہ کعبہ بیت المعمور ہے۔ یہ وہاں جا کے نمازیں پڑھتی ہیں۔عرش معلیٰ میں جا کے نمازیں پڑھتی ہیں۔فرشتوں کے ساتھ جا کے نمازیں پڑھتی ہیں۔نبیوں ولیوں کی روحوں کے ساتھ جا کے نمازیں پڑھتی ہیں۔اور یہ اُس وقت تک سر نہیں اُٹھاتیں جب تک اللہ جواب نہ دے ''لبیک یا عبدی''۔ اُس وقت تک سر ہی نہیں اُٹھاتیں۔ پھر یہی چیزیں، جو تمہارے اندر ہیں، نور سے بالکل نوری ہو جاتی ہیں۔ جب نوری ہو جاتی ہیں تو پھر انسان سوچتا ہے کہ دیکھیں کہ اوپر کیا ہو رہا ہے۔ یہ اوپر پرواز کرتی ہیں بیت المعمور سے بھی اوپر چلی جاتی ہیں۔فرشتے روکتے ہیں نہیں رکتیں، (فرشتے) کہتے ہیں جو کچھ بھی ہے بیت المعمور سے آگے جو کچھ بھی ہے جل جائے گا۔اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلی جاتی ہیں۔ وہاں پہنچ جاتی ہیں جہاں رب کی ذات ہے۔ظاہری جسم سے حضور پاک وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں سے ولی وہاں پہنچتے ہیں۔

جب کوئی اللہ کے روبرو چلا جاتا ہے تو ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے۔ دیکھتے ہیں، پیار سے دیکھتے ہیں۔ اللہ کا نقشہ اُس (بندے) کی آنکھوں میں آتا ہے۔آنکھوں سے اُس کے دِل میں جاتا ہے۔ جب دِل میں جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اب تو نیچے چلا جا، اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔انسان یہاں تک پہنچ سکتا ہے۔اور......انسان پہنچے ہیں۔

سات سیارے ہیں، سات جہان ہیں، ہر جہان سے ایک ایک مخلوق پکڑ کر اللہ تعالیٰ نے ان کے جسموں میں ڈال دی، سات ہی جنتیں بنائیں۔ پتہ نہیں اس کو کس جہان کی سیر کرنے کا شوق ہو۔اگر اس کو ملکوت کا شوق ہوا تو قلب کو طاقتور بنا لے گا۔

اگر جبروت میں جانے کا شوق ہوا تو روح کو طاقتور بنا لے گا۔ اگر اس کو شوق ہوا کہ میں اللہ کو دیکھوں تو لطیفہ انا کو طاقتور بنا لے گا۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سات جنتیں بنائیں۔ ایک ہی جنت کافی تھی نا تو سات جنتیں کیوں بنائیں۔ یہ نہیں کہ ایک ہی جنت میں سات لوگ چلے جائیں۔ نہیں اُس نے پھر مخلوقیں بنائیں۔ قلب سے عبادت کرے گا خُلد کا حقدار ہے۔ یہ روح سے عبادت کرے گا دارالسلام کا......، یہ سری سے کرے گا دارالقرار کا......، یہ خفی سے کرے گا عدن کا...... اور یہ نعیم کا...... یہ ماویٰ کا......فردوس کا۔ ایک سے ایک اعلیٰ جنت ہے۔

اب لوگ کہتے ہیں ہم تو بخشے جائیں گے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ پانچ نمازوں سے بھی جنت مل جائے گی۔ بلکہ اگر عقیدہ تمہارا صحیح ہے، گستاخ نہ ہو، گنہگار ہی سہی، حضور پاک ﷺ کا گستاخ نہ ہو بھلے گنہگار ہی سہی، ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ اُن کے نام کو چوم لو اُسی صدقے سے اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے گستاخ نہ ہو کلمہ گو ہو بخشا ہی جائے گا۔ لیکن اب بخشا تو گیا۔ اُدھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ہم ان کو نیکوکاروں کے برابر کر دیں گے۔ بخشا تو گیا لیکن اب نیکوکاروں کے برابر تو نہیں ہوسکتا نا؟ سب سے ادنیٰ جنت خُلد ہے۔ سب سے ادنی عبادت قلب کی ہے۔ اس نے قلب کی عبادت کری کوئی نئیں۔ پھر جنت میں چلا گیا تو جنتیوں کا غلام بن کے رہے گا۔ کتنا پچھتائے گا؟

ایک حدیث شریف میں ہے: جنتیوں کو جنت میں افسوس ہوگا، دُنیا میں جو لمحہ بغیر ذکر اللہ کے گزارا۔ جو ذکر نہیں کرتے تھے اُن کو افسوس ہوگا کہ کاش ہم قلب کا ذکر کرتے خُلد کے حق دار ہوتے۔ خلد والے کہیں گے کاش ہم روح کا کرتے تو دارالقرار میں چلے جاتے، دارالسلام میں چلے جاتے۔ ہر کسی کو ایک ایک کا افسوس ہوگا۔ اب جو بات دِل میں ہو...... جو زبان پہ ہو وہ دِل میں ہو اُس کو آپ سچا کہیں گے نا؟ دُنیاوی لحاظ سے بھی اگر آپ کی زبان پہ کچھ اور ہے دِل میں کچھ اور ہے، آپ منافق ہیں نا؟ دُنیاوی حساب سے بھی۔ اگر دُنیاوی حساب سے آپ منافق ہیں تو اللہ کے معاملے میں زبان پہ اور رکھیں دِل میں اور رکھیں تو آپ بہت بڑے منافق ہیں۔ کیوں جی؟؟

جب آپ نماز پڑھتے ہیں اُس (اللہ) کی نماز پڑھتے ہیں۔ زبان سے کہتے ہیں کہہ دے اللہ ایک ہے۔ دِل کہتا ہے گھر وچ آٹا ہی کوئی نئیں۔ پھر زبان سے کہتے ہیں **اللہ الصمد** اللہ بے نیاز ہے دِل میں کہتے ہیں بیوی بیمار ہے۔ **لم یلد ولم یولد** دِل کہتا ہے ڈیوٹی سے لیٹ ہوگئے، چل۔ زبان پہ اور...... دِل میں اور۔ یہ منافقت ہے۔ ایسی نماز کبھی قبول نہیں ہوتی۔ بھلے سُنی ہوں یا شیعہ ہوں یا وہابی ہوں۔ اس نماز کو نماز صورت بولتے ہیں۔ مجدد (الف ثانی) صاحب فرماتے ہیں ہر آدمی کی نماز صورت ہے۔ خاصانِ خدا کی نماز حقیقت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کو چاہیے کہ نماز حقیقت تلاش کرے۔

نماز حقیقت کے لئے تمہیں سب سے پہلے اللہ اللہ سیکھنی ہوگی۔ یہ تمہارا پہلا رُکن ہے۔ پہلا رُکن تمہارا کلمہ طیب ہے۔اور حدیث شریف میں ہے افضل الذکر کلمہ طیب۔اس کا مطلب ہے کلمہ طیب ذکر میں ہے۔اور کچھ لوگ واقعی نماز کے بعد کلمہ طیب کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر قرآن فرماتا ہے، وہ دوسرے لوگوں کے لئے ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے میرا ذکر کر۔ خرید فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ یہ تمہارا پہلا رُکن ہے۔ یہ تمہارے قرآن کا پہلا لفظ ہے۔الف سے اللہ اللہ کر، اگر اس کی جلالیت سے ڈرتا ہے تو لام سے لا الہ الا اللہ کا ہی ذکر کر، اگر اس کی بھی توفیق نہیں ہے تو میم سے محمد الرسول اللہ ہی پڑھتا رہ۔اگر اس کی بھی توفیق نہیں ہے تو پھر قرآن میں لگا رہ۔ پھر پتہ نہیں ہے کہ قرآن تجھے ہدایت دے یا گمراہ کر دے۔ کیونکہ قرآن اُن کو ہدایت دیتا ہے جن کے نفس پاک ہو چکے ہیں۔ با قاعدہ لکھا ہوا ہے کہ ھدی للمتقین ہدایت کرتا ہے پاکوں کو، یہ جو ہدایت کرتا ہے یہ پاک لوگوں کو کرتا ہے۔اور وہ جو پاک لوگ تھے، وہ جو ہمارے عالم تھے اُنہوں نے اسی قرآن کے ذریعے کافروں کو مسلمان بنایا نا۔اور اُن کی توہین دین اسلام کی توہین ہے۔

حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں اُنہی عالموں کے لئے، اُن کو عالم ربانی بھی کہتے ہی، کہ میرے (میری اُمت کے) عالم بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔ہم مسلمانوں میں کہیں بھی فتنہ کھڑا ہوتا ہے فوراً پہنچ جاتے ہیں۔اُس کو جا کے مٹاتے ہیں۔تو جن عالموں نے نفس پاک ہوئے بغیر اس (قرآن) سے ہدایت پانے کی کوشش کری وہ خود بھی گمراہ ہو گئے اور بہتر فرقے بنا دیئے۔اور وہ جو کہتا ہے نا قرآن مجید، کچھ لوگ ہیں جن پہ قرآن لعنت کرتا ہے یہ وہی لوگ ہیں نا۔ بھئی اُن کو لوگ لعنتی کہتے ہیں نا؟ کافر کہتے ہیں، منافق کہتے ہیں۔ پھر لعنتی تو ہو گئے نا؟ اور وہ لوگ کافروں کو مسلمان نہیں بنا سکتے۔ وہ تو اُن لوگوں نے بنائے جن کے نفس پاک تھے۔ یہ مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں۔وہ فتنے مٹاتے تھے یہ روز ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ ان کے پاس فتنہ کیا ہے؟ کہ بس فتوے لگا دو۔ فتویٰ ان کے پاس بہت بڑا فتنہ ہے۔

یہ (ذکر) پہلی سنت بھی ہے۔حضور پاک ﷺ کو نو سال کی عمر میں اسم ذات عطا ہوا ہے، کسی نبی کو اسم ذات عطا نہیں ہوا ہے، اُن کو صفاتی اسماء ملتے رہے، صرف حضور پاک ﷺ کو نو سال کی عمر میں اسم ذات عطا ہوا۔ جب آپ ﷺ لوگوں کو مسلمان بناتے تھے نمازیں تو اُتریں ہی نہیں تھیں اُس وقت۔ وہ مسلمان کیا کرتے تھے؟ ہر وقت ذکر اللہ ہی کرتے۔ ذکر اللہ ہی سے اُن کے سینے منور ہو گئے۔ پھر جب نمازیں اُتریں......حلقوں میں نہیں اٹکیں سیدھی سینوں میں گئیں۔ یہ تمہاری پہلی سنت ہے۔اس کے لئے تمہیں اللہ اللہ سیکھنی ہوگی۔ دِل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں لگانا ہوگا۔ کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے؛ اُٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے وقت بھی میرا ذکر کرو۔ خرید و فروخت میں بھی ذکر کر۔

دِل کی دھڑکنوں کے ساتھ اس کو ملانا ہوگا۔ پھر کوشش کرو گے کام کاج کرتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے۔اس کو بولتے ہیں دست کار میں دِل یار میں۔ پھر کوشش کرو گے گاڑی چلاتا رہوں، اخبار رسالہ پڑھتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے۔کامیابی ہو جائے گی۔ پھر کوشش کرو گے نماز پڑھتا رہوں اور اللہ اللہ ہوتی رہے۔اُس وقت زبان کہے گی کہہ دے اللہ ایک ہے، دِل کہے گا اللہ ہی اللہ۔ اللہ الصمد دِل کہے گا اللہ ہی اللہ۔اب زبان اقرار کررہی ہے دِل تصدیق کر رہی ہے۔اب جو زبان میں وہی دِل میں۔زبان ذکر مفصل میں اور دِل ذکر مجمل میں۔زبان دلیل سے کہہ رہی ہے کہہ دے اللہ ایک ہے اور دِل بغیر دلیل کے مان رہا ہے کہ اللہ ہی اللہ۔

زبان کا تصرف ہے امریکہ سے بولتے ہیں یہاں سُنتے ہو۔دِل کا تصرف ہے یہاں گونجتا ہے عرش معلیٰ والے سُنتے ہیں۔ تمہاری نماز کو یہ دِل عرش معلیٰ پر پہنچائے گا۔اب اسلامی ممالک سارے ہیں؛ ایران بھی ہے،عراق بھی ہے، پاکستان بھی ہے، زبان سے سارے ایک ہیں۔کیونکہ زبان سے سارے کلمہ پڑھتے ہیں نا۔ اور دِل سے تو ایک نہیں ہیں۔دِل سے ایک دوسرے کو کافر منافق کہتے ہیں لڑتے ہیں۔جب تمہارے دِلوں میں بھی اللہ اللہ آجائے گی تو پھر زبان سے بھی یہ اور دِل سے بھی یہ۔ پھر نہ شیعہ رہے گا تو نہ دیوبندی رہے گا ، نہ سُنی رہے گا۔بس اُمتی ہوں تمہارا یا رسول اللہ۔

حضور پاک ﷺ نے اُمت کے لئے فرمایا کہ میری اُمت وہ......جس میں نور ہو۔حدیث شریف میں بھی ہے کہ قیامت میں اُمتوں کی پہچان نور سے ہوگی۔ ہر نبی کی اُمت میں منافق بھی تھے اور خوارج بھی تھے۔ جن میں نور تھا...... اب موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں یارحمٰنُ کا صفاتی نور تھا، عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں یاقدوسُ کا۔ ایک دِن موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ ! دیدار دے۔جواب آیا (تم میں) تاب نہیں ہے۔کہنے لگے کسی میں تاب ہوگی؟ جواب آیا ایک میرا حبیب (ﷺ) اور اُس کی اُمت۔موسیٰ علیہ السلام کو جلال آ گیا، میں نبی ہو کے اُمتی کے برابر نہیں۔وہ اس دُنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) بیہوش ہوئے، حضور پاک ﷺ سامنے جا کے مسکرا رہے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے جسم میں یارحمٰنُ کا صفاتی نور تھا، وہ ذات کی تاب نہ لا سکے۔حضور پاک ﷺ کے جسم میں اسم ذات کا ذاتی نور تھا۔ذات، ذات کے سامنے مسکرائے۔اور حضور پاک کے طفیل وہ اسم (اللہ) اس اُمت کو ملا تب اس کو فضیلت ہوئی۔اور اُمت تو اس سے ڈرتی ہے یا محروم ہے۔اور یقین کرو جس میں نور نہیں ہے وہ امتی ہی نہیں ہے۔وہ اُمتی نہیں ہے تو تب ہی تو کہتا ہے میں سُنی ہوں میں شیعہ ہوں میں وہابی ہوں۔اگر اس میں نور ہو تو کیوں کہے، کہے میں اُمتی ہوں۔

ایک دِن عیسیٰ علیہ السلام بھی کہہ بیٹھے اے اللہ دیدار دے۔تو اللہ نے کہا تو نے موسیٰ کا حال نہیں دیکھا۔سہم گئے کیونکہ

حال دیکھا ہوا تھا۔کہا پھر دیدار کیسے ہوگا؟ مجھے تو بہت طلب ہے۔فرمایا دیدار بڑے عرصے بعد ہوگا وہ بھی میرے حبیب اور اُس کی اُمت کو۔ پھرعیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ! نبوت سنبھال تو مجھے اُمتیوں ہی میں کھڑا کردے۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کری۔اُن کو زندہ اُٹھایا۔اب مہدی علیہ السلام آئیں گے،عیسیٰ علیہ السلام کو پھر بھیجا جائے گا کہ جاؤ جا کہ اُن سے بیعت ہو۔تو عیسیٰ علیہ السلام مہدی علیہ السلام سے بیعت ہونگے پھر اسم ذات (اللہ) اُن کو دیا جائے گا پھر اسم ذات کے ذریعے اُن کو اللہ کا دیدار ہوگا۔جس کے لئے نبیوں نے اتنی پریشانی اُٹھائی وہ چیز کہ تم کو ملی اور تم اُس سے محروم، کتنی بدنصیبی ہے؟

اس وقت ہر آدمی اپنے آپ کو اُمتی تصور کررہا ہے۔بہت سے لوگ ہیں حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ہی کوئی منافق ہوگیا کوئی خوارج ہوگیا۔وہ منافق آج بھی موجود ہیں۔اپنے آپ کو وہ بھی اُمتی کہتے ہیں لیکن منافق ہیں۔ وہ (صوبہ) سرحد کی طرف دیکھنے میں آتے ہیں۔وہ کہتے ہیں ہم نمازیں بھی پڑھیں گے،تسبیحاں بھی،تہجد بھی......سارا کام اسلامی شریعت کا کریں گے لیکن سود کا کاروبار نہیں چھوڑیں گے۔وہ منافق ہوگئے،خوارج ہوگئے۔

اور وہ جو (ان کے علاوہ) منافق ہیں وہ بھی ہم نے دیکھے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرح بشر ہی ہیں نا۔ان کے بچے ہوتے ہیں،ان میں ہم میں کیا فرق ہے؟ بس بڑے بھائی کی طرح ہیں۔اللہ اور ہمارے درمیان یہ ایک ڈاکیا ہیں۔وہ منافق ہیں،وہ بھی لوگ دیکھنے میں آتے ہیں۔نہ منافق کی عبادت قبول ہوتی ہے نہ خوارج کی عبادت قبول ہوتی ہے۔لیکن جو باقی رہ گئے اُن میں بھی حضور پاک ﷺ نے فرمایا یہ میرا اُمتی نہیں ہے۔وہ (جھوٹے) تو نکل ہی گئے نا؟ جھوٹے کو کہا کہ وہ میرا اُمتی نہیں ہے،اب کیا خبر تم تو جھوٹ سے بھی بڑے بڑے کام کرجاتے ہو۔تو ہوسکتا ہے تمہیں حضور پاک ﷺ نے خارج کر دیا ہو۔جس طرح اُن کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اسی طرح تمہارے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں ہے نا۔

یقین کرو! جو تمہارا ورثہ تھا، اسم ذات کا، اس دُنیا میں آچکا ہے۔آؤ اپنا اپنا حصہ لے جاؤ۔اور اُس کے لئے کوئی شرط نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے۔نہ کوئی نذرانہ، نہ کوئی بیعت، نہ کوئی کالا، نہ کوئی چٹا، نہ کوئی گورا، نہ کوئی عیسائی، نہ کوئی کافر، نہ کوئی یہودی......ساری دُنیا کیلئے اُس نے وہ (اسم ذات کا) خزانہ نیچے بھیج دیا۔کہ جو اُمتی ہوگا اُسی کو ملے گا نا۔آؤ اپنا خزانہ لے لو۔ اگر تمہارے سینے میں اللہ اللہ چلا گیا تو اُمتی ہوگیا، ثبوت ہوگیا۔اگر کوشش کے باوجود،خزانہ آنے کے باوجود تم کو ملتا ہی نہیں ہے......تو یا منافق ہو تو یا خوارج ہو۔

اب اُس خزانے کو حاصل کرنے کا طریقہ بھی ہے۔کوئی چیز ہے،تمہیں حاصل کرنی ہے،اُس کے لئے کہیں تو جانا پڑے گا

نا؟ اُس خزانے کو حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقین کرو، وہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔ اُن لوگوں میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جن کو اللہ چاہتا ہے۔ کافروں، سکھوں میں بھی ایسے ہیں جن کو اللہ چاہتا ہے۔ وہ سب کے لئے ہے۔ کیونکہ یہ جو دین ہے، یہ دین تو جیسا انسان تھا ویسے اللہ تعالیٰ نے اُس کیلئے دین بنا دیا۔ توریت میں کچھ اور دین ہے، زبور میں کچھ اور ہے، انجیل میں کچھ اور ہے، قرآن میں کچھ اور ہے۔ پھر اُس کا اپنا دین کیا ہے؟ پھر اُس کا اپنا دین کچھ اور ہوگا نا؟ وہ نور ہے۔ جو نوری ہو جاتا ہے وہ اُس کا ہو جاتا ہے۔ جس طرح میگنٹ کے پہاڑ ہیں اور یہاں قطب نما ہے وہ جس طرف لے جاؤ گے اُس (کی سوئی) کا رُخ اُس طرف میگنٹ کی طرف ہی ہوگا۔ اُس سے نسبت ہے نا۔ اگر تمہارے دِل میں نور آ گیا تو پھر تم جس فرقے میں ہو جس مذہب میں ہو تمہارا رُخ اللہ کی طرف ہی ہوگا نا۔ تو پھر جدھر اللہ اُدھر تم۔ خود بخود ہی تمہیں موڑ لے گا نا۔

اب اُس کا طریقہ کیا ہے؟ روزانہ چھیاسٹھ مرتبہ سفید کاغذ پر کالی پنسل سے اللہ لکھو۔ آپ تھوڑے دِن لکھیں گے، آپ جو کاغذ پر لکھتے تھے وہ آپ کی آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائیگا۔ لوگ کہتے ہیں یہ مسمریزم ہے، صحیح کہتے ہیں۔ یہ مسمریزم نہیں ہے، مسمریزم اسی سے نکلا ہے۔ مسمریزم والے کیا کرتے ہیں، شمع کو یا سورج کی روشنی کو آنکھوں میں لے آتے ہیں۔ اُس کی طاقت سے شیشے کے گلاس پہ نظر ڈالتے ہیں وہ کڑک ہو جاتا ہے (ٹوٹ جاتا ہے)۔ لیکن انسان کے دِل کے اوپر ایک لاکھ اسی ہزار جالے ہیں، وہ شمع یا سورج کی روشنی اُن جالوں کو توڑ نہیں سکتی۔ جب وہ اللہ کا لفظ آنکھوں میں آتا ہے۔ آنکھوں سے پھر توجہ سے دِل کے اوپر اُتاریں۔ اُس اللہ کے لفظ میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کو توڑتا توڑتا دِل کے اوپر جا کے بیٹھ جائے گا۔ جب دِل کے اوپر بیٹھ جائے گا تو دِل کی دھڑکن تیز ہو جائیگی ......ٹک ٹک ٹک۔ وہ اُس کی تسبیح ہے۔ اُس ٹک ٹک کے ساتھ اللہ ھو ملائیں۔ ایک ٹک کے ساتھ اللہ ایک کے ساتھ ھو۔ رات کو سونے لگیں (شہادت کی) انگلی کو قلم خیال کریں۔ اس سے دِل پہ اللہ لکھتے لکھتے سو جائیں۔ اسی میں نیند آ جائے۔

یقین کرو! بہت سے لوگ ہیں، اس زمانے میں بھی ہیں، یہاں پہ موجود ہونگے جن کے دِلوں پہ اللہ لکھا نظر آتا ہے۔ اُن کو خود نظر آتا ہے کہ دِلوں پہ اللہ لکھا ہوا ہے۔ جب اللہ لکھا جائے تو پھر یقین کرو تم بے خوف ہو جانا۔ بڑی شان و شوکت سے قبر میں چلے جانا۔ فرشتے آئیں گے سب سے پہلے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے؟ خاموش ہو جانا، ستانا اُن کو۔ پھر پوچھیں گے تیرا رب کون ہے، بتاتا کیوں نہیں؟ خاموش، تیسری دفعہ پھر پوچھیں گے کہ گونگا تو نہیں ہے بتا تیرا رب کون ہے؟ کفن کو پیچھے ہٹانا......اللہ لکھا ہوا ہے۔ جرأت نہیں پڑے گی کہ وہ دوسرا سوال تم سے پوچھیں۔ کہیں گے سلام علیکم ہم جا رہے ہیں تو جان اور تیرا رب جانے۔

اب اس اللہ کو ہر فرقہ مانتا ہے، ہر مذہب مانتا ہے خواہ کوئی عیسائی ہے یا سکھ ہے یا ہندو ہے۔سارے ہی اُس کو مانتے ہیں۔ اللہ کو تو مانتے ہیں نا؟ ہم نے اس میں اگر کوئی غیر مذہب بھی ہے تو نماز کی بات تو نہیں کری ہے۔اللہ کی بات کری ہے تو دِل میں اللہ کو لا ۔ کوئی بھی فرقے والا ہے، دیوبندی ہے، مرزائی ہے، شیعہ ہے، کافر ہے......کوئی بھی ہے یہ اُس کے لئے ہے۔رات کو سونے لگیں اُنگلی کو قلم خیال کر کے تصور سے اللہ لکھتے لکھتے سو جائیں اسی میں نیند آجائے۔صبح اُٹھیں وضو ہے یا نہیں ہے، پرواہ نہیں۔دِل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا۔جب یہ اللہ کا نور اس دِل میں جائے گا وہ اس دِل کو دھوئے گا تو اُس کو بولتے ہیں وضو کرلے شوق شراباں دا۔ ذکر خفی کرتے رہیں۔ ذکر خفی عبادت ہے منزل نہیں ہے۔

جس دِن تمہارے دِل کی دھڑکنوں نے اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا وہ تمہارا طریقت میں پہلا قدم ہے۔یہ جو کہتے ہیں شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت، ہمارے علماء کہتے ہیں یہ سب شریعت میں ہیں،......نہیں۔ شریعت کا تعلق اس زبان سے ہے۔جب دِل بول اُٹھا اللہ اللہ یہ طریقت ہے نا۔جب اللہ اللہ سے پہنچ گیا اللہ تک تو وہ حقیقت ہے نا۔حقیقت کا تعلق ان آنکھوں سے ہے۔پھر جب اللہ تعالیٰ اُس کو نواز دیتا ہے تو پھر وہ معرفت ہے۔تم کیسے کہتے ہو کہ یہ سب کچھ شریعت میں ہے؟

اگر ذکر سے گرمی محسوس ہو تو درود شریف پڑھیں وہ اس کو ٹھنڈا کر دے گا۔پھر دیکھیں ذکر سے غصہ آرہا ہے یا خیال آرہا ہے گھر بار چھوڑو پھر درود شریف پڑھیں وہ اس کو ٹھنڈا کر دے گا۔ یہ اس کا طریقہ ہے۔اس کے لئے جو لوگ ذکر لینا چاہتے ہیں، بھلے کہیں سے بیعت ہیں یا نہیں ہیں ہمیں اس سے مقصد نہیں ہے، ذکر لیں اور اپنی قسمت آزمائیں۔ اگر تو اللہ اللہ شروع ہو گیا تو دعا دے دینا۔ اور اگر اللہ اللہ شروع نہ ہوا تو جو دو چار دِن اللہ اللہ کرو گے اُس کا ثواب تو مل جائے گا نا۔

اس کے لئے بتا دیں کہ جو لوگ ذکر لینے والے ہیں ذکر لیں اور قسمت آزمائیں۔

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل